بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

نکاح بیاہ بلاعدت، اور بے اعتدالی کے چند توجہ طلب پہلو

نکاح اسلامی شعائر میں سے ایک ہے اور یہ سماجی زندگی کے دیگر امور و معاملات میں سے ایک اہم معاملہ ہے قرآن کریم اور سنت مصطفوی میں عبادات کے بعد جن امور کا تفصیلی ذکر ملتا ہے نکاح وطلاق ان میں سے ایک ہے، کہ جس کی جزئیات تک بیان کردی گئی ہیں، منشائے شریعت اس تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے معاملات کو کھول کر بیان کردیا جائے تاکہ مسلم معاشرہ میں ہونے والے نکاح زیادہ پائیدار زیادہ خوشگوار اور زیادہ ثمر بار ہوں۔شریعتِ مطہرہ کی بیان کردہ جزئیات کو خاطر میں نہ لاکر اور من مرضی سے نکاح کے معاملات طے کرکے بہت سے خاندان پشیمان ہوتے ہیں اور پھر مختلف ذرائع سے اس پشیمانی کا علاج تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔حالانکہ اگر نکاح کی بات چلاتے وقت وہ قرآن وسنت کے بیان کردہ احکام کو پیشِ نظر رکھتے تو انہیں بعد میں پیش آمدہ صورت حال سے نمٹنے اور سکون کی تلاش میں عاملوں، قانونیوں اور معالجوں کے دروازوں پہ دستک دینے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

نکاح کے سلسلہ میں جو بے اعتدالیاں ہمارے موجودہ معاشرہ میں رواج پا گئی ہیں ان میں سے ایک رشتہ کی تلاش میں اپنا اپنا معیار ہے، حالانکہ شریعتِ مطہرہ نے ہماری سہولت کے لئے یہ معیار خود متعین کردیا ہے تاہم اس میں بہت سے آپشن ہمارے لئے کھلے رکھے ہیں۔رشتہ کی تلاش کا عمل اولاد کے بالغ ہونے پر شروع ہوجانا چاہئے اور اس سے قبل بھی ہو تو کوئی حرج نہیں مگر بلوغ پر مناسب رشتہ کی تلاش وجستجو والدین کی ذمہ داری ہے۔رشتہ کا معیار جو

شریعت مطہرہ نے مقرر کیا ہے بہت سادہ اور آسان ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء ....عورتوں میں سے جو عورتیں تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔گویا اصل معیار اچھائی ہے۔ بے اعتدالی کا پہلو اس میں یہ ہے کہ اچھائی کا معیار ہر ایک کا اپنا ہے اور بسا اوقات یہ معیار اتنا اونچا ہوتا ہے کہ والدین کو اس معیار کی تلاش میں برسوں گزرجاتے ہیں اور اولاد کے لئے اپنی خواہشات و جذبات کو قابو میں رکھنا محال ہوجاتا ہے، چنانچہ برائی پیدا ہوتی ہے، معاشرہ میں بدکاری کا عمل فروغ پاتا اور معاشرتی زندگی میں ابتری کا باعث بنتا ہے۔

دوسری بے اعتدالی یہیں سے جنم لیتی ہے اور وہ یہ کہ جوان لڑکیاں لڑکے انتظار کی گھڑیاں گنتے گنتے تھک جاتے ہیں تو ازخود اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے خفیہ شادی اور کورٹ میرج کا راستہ اختیار کرتے ہیں ۔جس سے خاندانی نظام متاثر ہوتا اور رنجشیں فروغ پاتی ہیں بعض والدین کو یہ عمل اس قدر ناگوار گزرتا ہے کہ وہ اولاد سے ناطہ توڑ لیتے ہیں اور بعض توقتل تک کے درپے ہوتے ہیں۔

تیسری بے اعتدالی بھی پہلی دو بے اعتدالیوں کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہے اور وہ ہے جوان اولاد کے شادی ونکاح کے ازخود فیصلہ کے نتیجہ میں کفو کو نظر انداز کرنا، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاتنکحوا النساء الا الاکفاء ....یعنی اپنے (اکفاء) ہم پلہ لوگوں میں نکاح کرو۔ اب اگر ایک متمول تاجر کی بیٹی ایک معمولی پیشہ کے شخص مثلاً حجام، کفش دوز یا ڈرائیور کو چاہتے ہوئے اس سے خفیہ شادی یا کورٹ میرج کرلے تو والدین اسے کسی صورت برداشت نہیں کرتے۔اس طرح کفو کی رعایت کا پہلو نظر انداز ہوکر کئی مسائل کو جنم دیتا ہے۔

منگنی سے نکاح کے سلسلہ جنبانی کا آغاز ہوتا ہے، اور منگنی رشتہ طلبی کا دوسرا نام ہے، فریقین جب رشتہ پسند کرلیتے ہیں تو منگنی مکمل ہوجاتی ہے۔مگر اس منگنی میں بے اعتدالی یہ درآئی ہے کہ منگنی بھی شادی کی طرح دھوم دھام سے ہونے لگی ہے اور اس میں بے محابا اخراجات کا سلسلہ بھی درآیا ہے، جبکہ ہمارے رہبر ورہنما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان یہ ہے کہ منگنی کو خفیہ رکھو اور

نکاح کا اعلان کرو۔ حکمت اس کے خفیہ رکھنے میں ایک تو یہ نظر آتی ہے کہ کسی کو رخنہ اندازی کا موقع نہ ملے دوسرے یہ کہ منگنی کسی سبب ٹوٹ جائے تو دونوں خاندانوں میں سے کسی پر کوئی طعن نہ کر سکے۔ اور دونوں خاندانوں کو مزید رشتوں کی تلاش میں دشواری نہ ہو۔

ایک اور بے اعتدالی منگنی کے موقع پر منگیتروں کا ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنانا اور پھر اکٹھے گھومنا پھرنا ہے جس کی انتہا خلوت نشینی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ منگنی نکاح نہیں اور بغیر نکاح کے یہ ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں جنہیں شریعت نے غیر محرم کہا ہے۔ اور غیر محرموں کا ایک دوسرے کے بدن کو چھونا اگرچہ انگوٹھی پہنانے ہی کے لئے ہو ناجائز ہے۔ اسی طرح ان کا آزادانہ گھومنا پھرنا اور خلوت نشیں ہونا بھی ناجائز ہے۔ افسوس کہ بعض اچھے خاصے پڑھے لوگ بھی understanding پیدا کرنے کے نام پر منگیتروں کو اس زناکاری کی اجازت دے دیتے ہیں؟

مراکش کے ایک سفر میں ہم پر یہ بات آشکارا ہوئی کہ وہاں کی لڑکیاں انٹرنیٹ پر یوروپ میں بسنے والے نوجوانوں سے رابطہ کرتی ہیں اور پھر انہیں شیشہ میں اتار کر مراکش بلا لیتی ہیں مغربی ممالک کے لئے ویزا کی پابندیاں نہ ہونے کے سبب راستہ آسان ہے اور مجنوں چلے آتے ہیں لیلاؤں کی گلیوں میں...... یہاں انہیں اپنے گھر پر پیڈ یا ان پیڈ گیسٹ کی صورت میں گھر پر مہمان رکھا جاتا ہے اور عدالت میں درخواست دی جاتی ہے کہ میں اسے پسند کرتی ہوں شادی کی اجازت دی جائے، عدالتی عمل برائے اجازت دو تین ماہ یا کم وبیش لے لیتا ہے اور اس عرصہ میں وہ ایک آزاد جوڑے کی طرح تمام امور ومعاملات محبت کے سحر میں انجام دیتے رہتے ہیں اور اسے کوئی معیوب خیال نہیں کرتا...... اب خیر سے پاکستان کی بہت سی پڑھی لکھی بچیاں اسی طریقے سے شوہر امپورٹ کر رہی ہیں...... شادی کامیاب ہو یا ناکام یہ بعد کی بات ہے اور اکثر ناکامی وذلت مقدر میں آتی ہے......

ایک اور معاملہ شادی بیاہ کے موقع پر خواتین کے بے پردہ ہونے کا ہے، مشاہدہ کی بات ہے کہ کئی باپردہ لڑکیاں جو اپنے اسکول کالج اور یونیورسٹی تک جانے آنے میں اسکارف

،نقاب اور پردہ کا اہتمام کرتی ہیں وہ شادی بیاہ میں کھلے بالوں کے ساتھ بے پردہ ہو کر شرکت کرتی ہیں نہ جانے اس موقع پر بے پردہ ہونے کی کیا دلیل ان کے پاس ہوتی ہے اور ان کے والدین اس موقع پر انہیں کیوں اس کی اجازت دے دیتے ہیں۔

ایک اور بے اعتدالی مہر کے سلسلہ میں برتی جاتی ہے بعض لوگ ابھی بھی سوا بتیس روپے مہر پر اصرار کرتے ہیں جبکہ بعض ہزاروں اور لاکھوں روپے مہر لکھواتے ہیں، حالانکہ مہر کے سلسلہ میں واضح قرآنی حکم موجود ہے کہ وآتوا النساء صدقاتہن نحلہ یعنی مہر کو خواتین کا دینی و شرعی حق سمجھتے ہوئے خوش دلی سے ادا کیا جائے۔ مہر کی زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں حسب استطاعت جتنا مہر کوئی ادا کر سکتا ہو اتنا ہی دینا قبول کرے اور یہ باہمی رضامندی (Mutual understanding) سے طے ہو سکتا ہے۔ تاہم سنن بیہقی اور دار قطني میں وارد حدیث مبارکہ اور فقہاء کرام کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر کی کم از کم مقدار دس درہم چاندی ہے جو آج کل کے اعتبار سے تقریبا بتیس گرام بنتي ہے۔ (مہر پر ایک مفصل نوٹ ہم فقہِ اسلامی شمارہ مارچ ۲۰۰۳ کے اداریہ میں لکھ چکے ہیں)

پاپ سانگز ، میوزک ، مووی ، رقص وسرود، کھانے پر بے محابا خرچ، کھانے کا ضیاع اور دودھ پلائی، جوتا چھپائی، مہندی کے نام پر آرائش وزیبائش حسن اور ان جیسے فضول رسوم ورواجات اس کے علاوہ ہیں جن کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں، آخر بیہودہ رسموں کے اس شترِ بے مہار کو کون لگام دے گا۔ اور بے اعتدالی اور بے راہ روی کا یہ طوفان کب تھمے گا ؟

اور ماڈرن ازم کا ایک اور تحفہ قوم کے لبرل لیڈرز کی طرف سے قوم کو یہ دیا جا رہا ہے کہ جب چاہو بیوی چھوڑ دو نئی کر لو، اور بیویاں بھی شوہر کو جب چاہیں چھوڑ دیں اور بغیر عدت گزارے نئے شوہر سے نکاح کر لیں......اس میں کسی شرعی عذر کی تلاش کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جا رہی......

اللہ رب العالمین ہمارے حال پر رحم کرے اور ہمیں خود احتسابی کے ذریعہ اپنی اصلاح کی خود ہی توفیق مرحمت فرمادے (آمین)۔